# اردو میں مہجری ادب

## مہجری ادب سیمینار کے مقالات کا مجموعہ

مرتبین

ڈاکٹر محمد نثار احمد

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی، وجئے واڑہ

# URDU MEIN MAHAJARI ADAB

## (DIASPORA LITERATURE IN URDU)

CHIEF EDITOR

DR. MD. NISAR AHMED

Director/Secretary, A.P. State Urdu Academy

EDITOR

Dr. SYED VASIULLA BAKHTIARY

ANDHRA PRADESH STATE URDU ACADEMY

Scanned with CamScanner

# اردو میں مہجری ادب

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے

یکم اپریل ۲۰۱۸ء کو کرنول میں منعقدہ عالمی سیمینار میں پیش کردہ مقالات کا مجموعہ


مرتبین

ڈاکٹر محمد نثار احمد

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری عمری



آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی، وجے واڑہ



Scanned with CamScanner

## تفصیلاتِ کتاب


کتاب: اردو میں مہجری ادب

ناشر: آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی

مرتبین: ڈاکٹر محمد نثار احمد

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری

رابطہ

آندھرا پردیش اسٹیٹ اردو اکیڈمی، وجے واڑہ

مالاکاوکا، بھوانی پورم، وجئے واڑہ

Andhra Pradesh State Urdu Academy
Malavika Villa, D. No. 79-1-6A/1&2
Old M.I.G. H.B. Colony, Bhavanipuram,
VIJAYAWADA - 520 012 (A.P.)

ای میل apsua.vij@gmail.com

قیمت




# فہرست


| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | پیغام | ڈاکٹر ایس محمد نعمان | 4 |
| ۲ | عرضِ ناشر | ڈاکٹر محمد نثار احمد | 6 |
| ۳ | عرضِ مرتب | ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری | 7 |
| ۴ | مقدمہ | پروفیسر مظفر علی شہہ میری | 10 |
| ۵ | اردو میں مہجری ادب: سخن گسترانہ بات | ڈاکٹر سید اقبال خسر قادری | 18 |
| ۶ | اردو میں مہجری ادب-تعارف، ماہیت اور امکانات | ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری عمری | 22 |
| ۷ | مہجری ادب-ایک مختصر تعارف | سید شکیل احمد شکیل | 31 |
| ۸ | مہجری ادب کا سرسری جائزہ | ڈاکٹر سید سلطان معین الدین حسینی | 34 |
| ۹ | ہجرت کا کرب اور رؤف خلش | پروفیسر سید فضل اللہ مکرم | 39 |
| ۱۰ | سعید نظر کے کلام میں مہجری ادب کی جھلکیاں | ڈاکٹر محمد نثار احمد | 49 |
| ۱۱ | اعتماد صدیقی: ہجرتوں کے کرب کا جدید شاعر | سید معظم راز | 56 |
| ۱۲ | ڈاکٹر حنیف ترین کی شاعری میں مہجری کرب | ڈاکٹر شیخ فاروق باشا عمری | 65 |
| ۱۳ | افتخار عارف کی شاعری میں مہاجرت کے عناصر | ڈاکٹر سید فتح اللہ بختیاری | 70 |
| ۱۴ | افتخار راغب کی غزلوں میں ہجرت کا کرب | محمد فیض اللہ | 75 |
| ۱۵ | ادبِ مہجر کا درخشندہ ستارہ: رضاء الجبار | ڈاکٹر شیخ نجات اللہ شریف | 81 |
| ۱۶ | مہجری ادب، برطانیہ اور حبیب حیدرآبادی | ڈاکٹر محمد عبدالعزیز سہیل | 88 |
| ۱۷ | کربِ مہاجرت اور منور رانا کا مہاجر نامہ | ظہیر دانش عمری | 97 |
| ۱۸ | عرصۂ خیال کا مہجری شاعر: اسلم عمادی | محمد تقی اللہ خان | 106 |
| ۱۹ | رپورتاژ | سید معظم راز | 115 |


Scanned with CamScanner

ڈاکٹر شیخ فاروق باشا عمری
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو،
گورنمنٹ ڈگری کالج، رائے چوٹی، ضلع کڈپہ

# ڈاکٹر حنیف ترین کی شاعری میں مہجری کرب

ڈاکٹر حنیف ترین کی ولادت یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء کو سنبھل ضلع مرادآباد میں ہوئی۔ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ تھے۔ سری نگر میڈیکل کالج سے ایم بی ایس کی سند حاصل کی۔ پھر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ ڈی کیا۔ پھر چند ماہ ہاؤس جاب کرنے کے بعد تلاش معاش کے سلسلہ میں سعودی عرب چلے گئے جہاں 1982 تا 2004 ان کا قیام رہا۔ پیشہ طب سے وابستہ ہونے کے باوجود اُردو زبان وادب سے غیر معمولی لگاؤ اور شغف تھا۔ اس کی اہم وجہ گھر کا ماحول اور مشاہیر شعراء کی صحبت ہے۔ کالج کی تعلیم کے دوران ایک غزل انہوں نے سنائی جو بہت مشہور ہوئی اور خوب دادی ملی جس سے ان کا شعری مذاق پروان چڑھا۔

انسان جب ایک مقام سے دوسرے مقام کو ہجرت کرتا ہے تو اپنے ساتھ ساز وسامان اور زادراہ کے ساتھ اپنی زبان، تہذیب، کلچر اور تمدن کو بھی ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اپنی یادوں کے حسین گلدستوں کو بھی ہمیشہ معطر رکھتا ہے۔ ہجرت کا عمل ادیب کے لئے ذہنی کرب کا سامان ہوسکتا ہے لیکن ادب کے لئے ہجرت فال نیک ثابت ہوئی۔ ادب میں نئے موضوعات، نئی بستیاں، نئے مسائل، نئی تہذیبیں، رجائیت اور قنوطیت، سیاسی اقتصادی اور ثقافتی حالات وطن کی یاد، وطن سے محبت کے جذبات، ہجر کا کرب، وصل کی تمنا جیسے مسائل نے اردو ادب کے دامن کو وسیع کیا۔ ڈاکٹر اشفاق احمد مہجری ادب کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

" مہجری ادب ایک ایسا ادب ہے جس کی ایک ایک سطر سے خوشبوئے وطن پھوٹتی

ہے، وفا پرستی کے نغمے گونجتے ہیں، فدائیت اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کا ہر فنکار اپنے میدان تخیل کا شہ سوار، جس کی ہر تحریر دل پذیر، جس کا ہر اسلوب قاری کے لئے پسندیدہ اور مقبول ہے''۔

ڈاکٹر حنیف ترین کی ہجرت تلاش معاش کے سبب ہوئی۔ بائیس سالہ قیام سعودی عرب کے دوران اُن کا شعری سفر روزافزوں ترقی کرتا گیا۔ اس دوران آپ کے کئی ایک شعری مجموعے منظر نامے پر آئے جن میں رباب صحرا (1992)، کتاب صحرا (جنوری 1995)، کشت غزل نما (جنوری 1999)، زمین لاپتہ رہی (2001)، ابابیلیں نہیں آئیں (2004) شامل ہیں۔

ان شعری مجموعوں میں نظم، غزل، قطعات، ترائیلے، دوہے، ہائیکو جیسی اصناف شاعری شامل ہیں۔

حنیف بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں۔ نظم سے ان کو خاص انسیت ہے۔ نظم کا کینوس وسیع ہوتا ہے۔ ایجاز واطناب کے دونوں پیرائے نظم کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ ان کی نظموں میں ایک طرف زمین وآسمان کے رنگ، مرادآباد کے کھیت کھلیان، گلیاں، محلے، پیڑ پودے، ندی، تالاب، کنواں اور وہاں کی بےفکری زندگی کا اظہار بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ دوسری طرف سعودی عرب کے مخصوص صحرا اور تپتی ریت کے مسائل کے ہیں۔

ڈاکٹر حنیف کی ہجرت نہ دین وایمان کی سلامتی کے لئے، نہ دشمنوں کے ظلم وجبر کا نتیجہ، اور نہ مستقل انہوں نے نقل مکانی کی بلکہ خالص تلاش معاش کے لئے تھی۔ اور یہ امر واضح طلب ہے کہ اگر کوئی شاعر مستقل یا غیر مستقل تلاش معاش کے سلسلہ میں وطن سے دور رہ کر حب الوطنی اور غریب الوطنی کے جذبات پیش کرتا ہے تو وہ مہجری ادب کہلائے گا یا نہیں؟ مہجری ادب کے لئے مستقل ہجرت ضروری ہے یا نہیں؟ یا کسی کا مصیبت یا جان ومال کی امان پانے کے لئے بے حد مجبوری کی حالت میں ہجرت کرنا اور دیار غیر میں رہ کر اپنے وطن عزیز کے لئے تڑپنا اور فراق



کے کرب کو پیش کرنا ہی مہجری ادب کا حصہ ہے؟

مہجری ادب میں تلاش معاش یا غیر مستقل ہجرت کے دوران جو ترک وطن کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ذہنی کرب کو شامل کریں تو اس راہ میں حنیف ترین بھی شامل ہیں۔

بہر حال ڈاکٹر حنیف فارغ البال اور مرفحہ الحال سرجن تھے۔ دولت، شہرت اور عزت سے وہ مالا مال تھے۔ اس کے باوجود وطن عزیز کی اس خوشبو کو جو دل ودماغ اور روح کو معطر کر چکی تھی کبھی اس سے غافل نہ رہے۔ خوش حالی کتنی ہی زندگی کو مزین کر دے ایک انسان اپنے ماضی کے اس گاؤں کو کبھی بھول نہیں سکتا جہاں اس کی ابتدائی زندگی کا حصہ گزرا ہو۔ حنیف ترین کی شاعری میں غریب الوطنی، حب الوطنی، ہجرت اور نقل مکانی کے کرب کو بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ایک نظم ''ایک خیال آتا ہے'' میں کہتے ہیں:

گھر سے دوریوں کا غم / آنسوؤں کے صحرا میں / پھول سے کھلاتا ہے /
میری پیاری بیٹی ہے / راگنی ہے الفت کی /
جو گلوں کے ہونٹوں پر / خوشنما کہانی ہے/

ایک اور جگہ کہتے ہیں:

آج کی اِن سہولتوں کے بیچ / میں ہوں دن رات کی مشقت میں۔ (لالہ صحرائی ۲۱)

وادیٔ کشمیر سے حنیف کو خاص لگاؤ اور محبت ہے کیونکہ طب کی تعلیم یہیں سے انہوں نے حاصل کی۔ اور اپنی شریک حیات سے یہیں آنکھیں چار ہوئیں تھیں۔ ایک نظم میں کہتے ہیں:

وادیٔ کشمیر جب سے جسم و جاں بنی
مجھ کو صحرائی تپش میں بھی بڑا آرام ہے
دل کے کتبے پر مرے، نقش ترا نام ہے

نگاہ وادیٔ کشمیر تجھ سے کیا بتاؤں میں
یہاں رہ کر تو لگتا ہے کہ اپنا گھر بھی زنداں ہے

ڈاکٹر حنیف نے اپنی تخلیقات اور شاعری میں جس ذہنی کرب اور روحانی اذیت کا احساس دلایا ہے اور اس کے اظہار کے لئے جو تجربات پیش کئے ہیں وہ شعری اسلوب میں ایک اہم اضافہ ہے۔ بقول قاضی عبیدالرحمٰن ہاشمی ان کی بہترین غزلیں وہی ہیں جو تخلیقی اضطراب اور سوزِ دروں کی کیفیات سے سرشار ہیں۔ اور خود بھی اشکوں میں ہیں:

ہر زخم کہنہ وقت کے مرہم نے بھر دیا
وہ درد بھی مٹا جو خوشی کی اساس تھا

حنیف ترین کی شاعری میں زندگی کے بے شمار مسائل موجود ہیں۔ دیارِ غیر میں ان کا دل ہمیشہ آشنا چہروں کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ دھنک کے خوشگوار احساسات اور مشاہدات سے تسکین پاتا ہے۔ جگ کے کرب، خلوت اور جلوت کے کرب سے وہ اندر سے ٹوٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بقول وزیر آغا کہ:

"وہ دو صحراؤں کے درمیان کہیں رہ رہے ہیں۔ ایک طرف ریت کا صحرا ہے اور دوسری طرف پانی کا صحرا ہے۔ اور یہ دونوں صحراؤں کی ذات کے اندر اتر کر ایک ایسا تیسرا صحرا بن گئے ہیں جس کے قدم پانی اور دھڑ ریت میں ہے"۔ غزل کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

اشک شعلہ نے، تیلیاں جل گئیں
ساعتیں جب غم ہجر میں ڈھل گئیں

(غزل نما ۲۴)

تلاش معاش میں دیارِ غیر کا سفر کرتے ہوئے وہ زندگی کے نئے نئے تجربات اور مشاہدات سے آشنا ہوتے ہیں۔ رنگ تغزل کے یہ اشعار دل شکستگی اور ہجر و وصال کی صدا بن جاتے ہیں:



شور جب سوگیا جاگی وحشت
پھیلا یادوں کا دھواں گلیوں میں

پلکوں پہ نارسائی کی کچھ بدلیاں حنیفؔ
ناسور بن کے دل کی زمین پر برس گئیں

خزاں میں اوڑھ کے قول و قرار کا موسم
بہار ڈھونڈ رہی ہے بہار کا موسم

عام طور پر یہ دیارِ غیر میں ناموافق مشاہدات اور تجربات دیکھ کر مہاجرین کو خاموشی کا زہر پینا پڑتا ہے لیکن ڈاکٹر حنیف قیام سعودی عرب کے دوران ناپسندیدہ چیزوں کو دیکھ کر دبے الفاظ میں یہ صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ دھوپ، ریت، دشت، برف جیسے الفاظ کو نئی معنویت عطا کرتے ہیں:

اُٹھیں گی ریت سے جب بھی جنوں کی آوازیں
تو دشت بیڑیاں اپنی بجا رہا ہوگا

برفاب ہوچکے جو بکھرنے کے خوف سے
ان موسموں کو دھوپ کی یلغار چاہئے

فنا کے خوف سے احساس سرد ہیں جن کے
انہیں کڑی کڑی دھوپ کی سزا دینا

غرض ڈاکٹر حنیف ترین نے مہجری فکر کو اس طرح اپنی شاعری میں پیش کیا ہے کہ وہ تمام تارکین وطن جو اپنے گھروں سے دور دیارِ غیر میں رہتے ہیں، اپنے دلوں کی دھڑکنیں ان کی شاعری میں محسوس کرسکتے ہیں۔